ہم عصر شعراء پر اقبال کی شاعری کے اثرات

ڈاکٹر گلشن طارق، ڈین آف لینگوئجز، لاہور گیریژن یونیورسٹی

Abstract

Allama Muhammad Iqbal is a trend setter poet as for as urdu literature is concerned. Iqbal has great popularity in whole world. In this article, Iqbal's poetry has been discussed with reference to its impacts on his contemporary poets.

اقبال نے اُردو ادب کے ہر پہلو کو متاثر کیا ہے۔ انہوں نے جو کچھ لکھا معیاری لکھا اور جو معیاری نہ تھا اسے قلم زد کر دیا۔ ان کی شاعری کا لب ولہجہ منفرد ہے۔ اقبال عہد آفریں شاعر ہیں۔ اُردو میں غالب کے علاوہ ان سے بڑا شاعر پیدا نہیں ہوا۔ اُردو شاعری نے جو مدارج آج تک طے کئے ہیں اس میں اقبال کا بہت بڑا حصہ ہے۔ اس ضمن میں محی الدین قادری زور اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں:

> ’’اُردو زبان وادب کی تاریخ سے دلچسپی رکھنے والے اچھی طرح واقف ہیں کہ ہماری شاعری اب تک جو مدارج طے کرتی آئی ہے اور جس طرح مختلف زمانوں میں مختلف رجحانات کی حامل رہی ہے وہ زیادہ تر اقبال جیسے عظیم الشان شاعروں کی عہد آفرینیوں کا نتیجہ ہے۔‘‘(۱)

غزل ہو یا نظم اقبال کو اسلوب پر مکمل گرفت حاصل تھی۔ ان کی زندگی میں ہی کئی شعراء نے ان کی پیروی شروع کر دی تھی۔ اقبال کی اُردو شاعری نے برصغیر کے مسلمانوں کی زندگی پر گہرے اثرات ڈالے۔ ان کی فکر اور ان کے فن نے ادب کو نئے انداز سکھائے۔ انہوں نے مسلمانوں کی تہذیبی روایات سے ایک نیا طرز احساس پیدا کیا۔ ان سے پہلے شاعری صرف ذاتی تجربہ ہی ہوتی تھی مگر اقبال نے اُسے اجتماعیت سے روشناس کرایا۔ انہوں نے شاعری میں نغمہ وآہنگ کے ساتھ زندگی کے تلخ حقائق کی طرف بھی توجہ دلائی۔ انہوں نے زبان کے قدیم رشتوں سے ناطہ نہ توڑا بلکہ ان میں اضافے کئے، اسے آگے بڑھایا۔ ’’اقبال کے کلاسیکی نقوش‘‘ میں ڈاکٹر انور سدید رقم طراز ہیں:

> ’’اُردو ادب میں اقبال کی تحریک نے مستقبل کو اس شدت سے متاثر کیا ہے کہ اب تک برصغیر میں لفظ ومعنی کی جو تحریک بھی ابھری ہے اس کا سوتا اقبال کی تحریک سے ہی پھوٹا ہے۔ چنانچہ بیشتر ترقی پسند شعراء جنہوں نے اصلاحی اور معاشرتی امور سرانجام دینے کے لئے شاعری کو منطقی صداقت

کے اظہار کا وسیلہ بنانا قبول کیا اقبال کے الفاظ اور تراکیب سے متاثر ہوئے اور ان کے بنے بنائے لفظی سانچوں کو بے محابا استعمال کرنے لگے۔'' (۲)

اقبال نے شاعری میں لفظ اور معنی کے رشتے کو گہری نظر سے دیکھا ہے۔ یہ رشتہ بڑا نازک رشتہ ہوتا ہے۔ اس میں مطابقت پیدا کرنا مشکل امر ہوتا ہے۔ خیال تو کسی کے ذہن میں بھی آ سکتا ہے اصل بات یہ ہے کہ اس خیال کو لفظوں کے روپ میں کیسے پیش کیا جائے۔ اس ضمن میں ''شعر اقبال'' میں عابد علی عابد لکھتے ہیں:

''الفاظ و معنی میں مطابقت پیدا کرنے کے لئے دل بیدار اور چشم بینا کی ضرورت ہوتی ہے۔ اقبال کی نگاہ ایسی دوررس ہے کہ گویا لفظ کے سینے میں اتر جاتی ہے اور اس کے تمام امکانات ٹٹول لیتی ہے۔ پھر جب وہ اپنے مطلب کو اپنے منتخب الفاظ میں ادا کرتے ہیں تو محسوس ہوتا ہے کہ گویا اس مطلب کے لئے یہی الفاظ وضع کئے گئے تھے۔'' (۳)

اقبال کے اسلوب میں رمز و ایماء، لفظی رعایتیں، روز مرہ محاورے، تشبیہات و استعارات، علامات، تلمیحات، تمثیلات، سادگی، سلاست، ایجاز و اختصار، سوز و گداز سبھی کچھ ہے۔ اقبال کی شاعری کے اسلوب کے متعلق ''اقبال اور عالمی ادب'' میں ڈاکٹر عبدالمغنی لکھتے ہیں:

''ان کے دقیق سے دقیق اور ثقیل سے ثقیل خیالات بھی شعری تمثیل و ترنم کی ایمائیت و لطافت کے ساتھ نمودار ہوتے ہیں۔ اقبال کے نظام فکر ہی کی طرح ان کا اپنا نظام اساطیر بھی ہے۔ جس کے استعارے، تلمیحیں اور کنائے اپنا ایک مخصوص رنگ و آہنگ رکھتے ہیں اور ان کے اشارات و علامات نے احساسات و جذبات کی ایک خاص الخاص دنیا بسائی ہے۔'' (۴)

اقبال نے اپنی شاعری میں ایسی بحروں کا انتخاب کیا ہے جس سے کلام میں روانی، موسیقیت اور ترنم پیدا ہو۔ انہیں قافیہ ردیف اور بحور و عروض پر عبور حاصل تھا۔ انہوں نے اپنی شاعری میں پچیس کے قریب بحروں کا استعمال کیا۔

اقبال نے غزل کے تمام تقاضوں کو بدل دیا اور اسے نئی معنویت اور نئی رمزیت سے آشنا کیا۔ ان کی غزل تغزل سے بھرپور ہے۔ انہوں نے غزل میں ہر طرح کے مضامین کو اپنایا اور غزل میں محض عشق و عاشقی کے قصے بیان نہ کئے۔ ان کی غزل میں احساس کی نازک کیفیتیں ہیں، نغمگی ہے، شرینی ہے:

نہ آتے ہمیں اس میں تکرار کیا تھی
مگر وعدہ کرتے ہوئے عار کیا تھی (۵)

محبت کے لئے دل ڈھونڈ کوئی ٹوٹنے والا
یہ وہ مے ہے جسے رکھتے ہیں نازک آبگینوں میں (۶)

اقبال کی غزلیں مریضانہ افسردگی پیدا نہیں کرتیں بلکہ جوش و ولولہ اور فکر تازہ مہیا کرتی ہیں۔ اقبال نے غزل میں طرح طرح کے مضامین داخل کئے اور اس کے تنگ دامن کو وسیع کر دیا اور اس کو بالکل نیا انوکھا انداز بخشا۔ ان کی غزل میں

سوز وساز اور تب وتاب ہے۔ سید عابد علی عابد ''شعر اقبال''میں اقبال کی غزلوں کے بارے میں لکھتے ہیں:

''اقبال کی غزلوں میں سوز فراق اور جدائی کا جیسا دل پذیر اور خوبصورت بیان ملتا ہے اس کی نظیر نہ اردو شاعری میں پائی جاتی ہے نہ فارسی شاعری میں۔''(۷)

اقبال نے اُردو نظم کو جو رفعت اور بلندی عطا کی اس کی مثال نہ تو اقبال سے پہلے تھی اور نہ بعد میں سامنے آ سکی۔ بے شک بہت سے شعراء نے کوشش کی مگر وہ اقبال کے قریب نہ پھٹک سکے۔ اقبال نے داخلی اور خارجی دونوں سطحوں کو ملا کر اپنا پیغام شاعری کے ذریعے دیا۔ اقبال نے اردو نظم کے ایک پورے عہد کو جنم دیا۔ اردو شاعری پر اس کے دوررس اثرات مرتب ہوئے۔ اقبال نے انگریزی نظموں کا اُردو میں ترجمہ کیا۔

نظم سے پہلے اُردو شاعری میں غزل کی حکومت تھی۔ غزل میں کسی مضمون کو مسلسل بیان کرنا مشکل ہوتا ہے۔ یہ کام نظم بھرپور طریقے سے پورا کر سکتی ہے۔ ''انجمن پنجاب'' کے تحت نئی طرز کے مشاعروں کی بنیاد ڈالی گئی۔ یوں اُردو نظم کو فروغ حاصل ہوا۔ مواد اور ہیئت کے اعتبار سے ''انجمن پنجاب'' کے تحت اردو نظم کو فروغ ہوا اور شاعری میں ہر طرح کے موضوعات پیش کئے جانے لگے۔

اقبال نے انجمن حمایت اسلام کے اجلاسوں میں اپنی نظمیں پیش کیں۔ انہوں نے مذہبی، تاریخی، ملی، قومی اور سیاسی موضوعات پر نظمیں کہیں۔ انہوں نے المیہ اور رومانی نظمیں بھی لکھیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے مشہور شخصیات پر بھی نظمیں لکھیں۔ اقبال کی نظموں میں مظاہر فطرت کا بیان جا بجا نظر آتا ہے۔ ''بانگ درا'' کی پہلی نظم ''ہمالہ''میں قدرتی مناظر کا بیان ہے:

لیلیٰ شب کھولتی ہے آ کے جب زلف رسا
دامن دل کھینچتی ہے آبشاروں کی صدا
وہ خموشی شام کی جس پر تکلم ہو فدا
وہ درختوں پر تفکر کا سماں چھایا ہوا
کانپتا پھرتا ہے کیا رنگ شفق کہسار پر(۸)

''ہمالہ'' کے علاوہ ''گل رنگیں''، ''ابر کوہسار''، ''ایک آرزو''، ''ماہ نو''، ''کنار راوی''، ''نمود صبح''، ''بزم انجم''، ''خضر راہ''، ''مسجد قرطبہ''، ''ذوق وشوق''، ''ساقی نامہ''، ''گدائی''، ''لالہ صحرا'' وغیرہ میں مظاہر فطرت کا بیان ہے۔ ''اقبال کا نظام فن''میں ڈاکٹر عبدالمغنی اقبال کی مظاہر فطرت سے محبت کے بارے میں رقم طراز ہیں:

''اقبال کی پوری شاعری کے استعارات وعلامات کا بہت بڑا حصہ مظاہر فطرت پر مشتمل ہے اور کلام کی تازگی وشادابی اور زیبائی ورعنائی کا باعث ہے۔ اقبال نہایت وسیع اور گہری نظر رکھتے تھے اور فطرت کے ''جمال وزیبائی'' کی اداشناسی ان کے مزاج میں داخل تھی۔ اس لئے بھی ان کا ذہن مظاہر فطرت میں مضمر بلند حقائق کے ادراکات سے معمور تھا۔ وہ ایک ''دل فطرت شناس''

رکھتے تھے۔ ان کے نشاط تخیل کی تہہ میں یہی فطرت شناسی، اپنے وسیع ترین معنوں میں اور عمیق ترین مضمرات کے ساتھ جاگزیں تھی۔''(۹)

اقبال کے زمانے میں ہی اقبال نے گرد و پیش کو متاثر کرنا شروع کر دیا۔ اقبال کی شاعری اس کی زبان اور انداز بیان سب کو پسند کیا گیا۔ حتیٰ کہ ایسے حلقوں میں بھی پسند کیا گیا جو پہلے اقبال کی زبان دانی کو خاطر میں نہ لاتے تھے۔ اقبال کے پیغام اور کلام نے عام ذہنوں کے ساتھ ساتھ ادیبوں اور شاعروں کو بھی متاثر کیا۔ اس ضمن میں ڈاکٹر وحید قریشی لکھتے ہیں:

''اقبال کی شخصیت بہت بڑی تھی۔ وہ گرد و پیش پر چھا گئے۔ ان کا معاصر ہو کر ان سے بچنا محال تھا۔ اس کڑی آزمائش سے تقریباً ہر معاصر شاعر کو گزرنا پڑا ہے۔ بعض جلد ہی اس پیچاک سے نکل گئے۔ بعض اس کے ہو کر رہ گئے۔''(۱۰)

ڈاکٹر تصدق حسین خالد کی نظمیں اقبال کے رنگ اسلوب میں شائع ہوئیں۔ سیماب، جوش، اسد ملتانی، صوفی تبسم اور اختر شیرانی سب اقبال کے انداز میں لکھنے لگے۔ ان کے علاوہ کئی اور شاعروں نے بھی اقبال کی پیروی کی۔ جیسے ولی وارثی، شاکر صدیقی، امین حزیں، ماہر القادری اور آغا صادق وغیرہ۔ آغا صادق کی نظمیں رسالہ ''ہمایوں'' میں چھپتی رہیں۔ اس ضمن میں ''اقبال عہد آفریں'' میں اسلم انصاری لکھتے ہیں:

''اقبال کے زیر اثر اُردو نظم نے دیکھتے ہی دیکھتے ایک ہمہ گیر ادبی تحریک کی صورت اختیار کر لی۔ نظم گوئی اور نظم نگاری کی جو متنوع صورتیں جوش ملیح آبادی، سیماب اکبر آبادی، ساغر نظامی، اختر شیرانی، احسان دانش اور اسی عہد کے دوسرے شعراء کے ہاں نمودار ہوئیں۔ ان سب کا رشتہ کسی نہ کسی شکل میں اقبال کے فنِ نظم سے جا ملتا ہے۔''(۱۱)

اقبال کی فکر اور طرز بیان سے اُردو شاعری میں انقلاب برپا ہو گیا۔ معاصرین اور بعد میں آنے والے شعراء بھی ان کے اسلوب کی طرف مائل ہو گئے۔ امین حزیں کی شاعری پر اقبال کے تصورات اور رنگ اسلوب کا گہرا اثر ہے۔ ان کے نزدیک وہی انسان عظمت کے مستحق ہیں جو خود کو کسی اعلیٰ نصب العین کے لئے وقف کر دیں۔ امین حزیں ''گل بانگ حیات'' میں کہتے ہیں:

''دریا کے تموج میں دریا کی خودی پنہاں
گوہر کے تجمل میں قطرے کی خودی نازاں
ہر چیز خودی سے لیے ارضی کے سماوی لہو
مہر و مہ و انجم میں ہے ان کی خودی تاباں

حفیظ جالندھری کو اقبال کی طرح مظاہر فطرت سے بہت محبت تھی۔ ''معاصرین اقبال کی نظر میں'' محمد عبداللہ قریشی لکھتے ہیں:

''حفیظ جالندھری کو بھی اقبال کی طرح مناظر فطرت سے لگاؤ تھا۔ ان کی نظم ''راوی کی کشتی'' میں اس کا اظہار ہے:

بن گیا آسمان نتھرے ہوئے پانی کی جھیل
یا کسی ساحر نے ساکن کر دیا دریائے نیل
رات کے افسوں میں گم ہو گئی ہے کائنات
یہ گماں ہوتا ہے شاید سو گئی ہے کائنات (۱۲)

مناظر فطرت کے علاوہ حفیظ کی شاعری پر اقبال کی طرح سیاست سے زیادہ ملی رنگ غالب ہے۔ ''شاہنامہ اسلام'' کے لئے حفیظ نے جو بحر استعمال کی ہے اقبال نے اس بحر میں کئی نظمیں لکھی ہیں۔ جیسے ''طلوع اسلام''، ''خطاب بہ جوانان اسلام''، ''تصویر درد'' وغیرہ۔ ''تاریخ جدید اُردو غزل'' میں ڈاکٹر وقار احمد رضوی لکھتے ہیں:

''حفیظ چونکہ اقبال کے عہد کے شاعر ہیں اس لئے قدرتی طور پر وہ اقبال سے متاثر ہوئے۔ خوان کے استاد مولانا گرامی اقبال کے بڑے معترف تھے۔ چنانچہ حفیظ کی بعض غزلوں، نظموں میں اقبال کا اثر ہے۔ شاہنامہ اسلام کی بحر، اقبال کی طلوع اسلام اور نظم تصویر درد والی بحر ہے۔ شاہنامے میں شاعرانہ جذبے کی بجائے ملی جذبہ بھی اقبال کا اثر ہے۔'' (۱۳)

عقل و عشق کے بارے میں اقبال لکھتے ہیں:

بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق
عقل ہے محو تماشائے لب بام ابھی (۱۴)

حفیظ نے اقبال کے انداز میں عقل و عشق کے بارے میں کہا:

ہو گیا جب عشق ہم آغوش طوفان شباب
عقل بیٹھی رہ گئی ساحل پہ شرمائی ہوئی (۱۵)

اثر صہبائی نے بھی اقبال کا بہت زیادہ اثر قبول کیا۔ ان کے اشعار اقبال کی صدائے بازگشت معلوم ہوتے ہیں۔ انہوں نے اقبال کی وضع کی ہوئی تراکیب سے بھی فائدہ اٹھایا۔ اقبال نے مرد مومن کے بارے میں کہا:

ہاتھ ہے اللہ کا بندۂ مومن کا ہاتھ
غالب کار آفریں، کار کشا، کار ساز (۱۶)

اثر صہبائی کہتے ہیں:

بینا خدا کے نور سے مومن کی آنکھ ہے
مرد خدا کا ہاتھ ہے گویا خدا کا ہاتھ (۱۷)

جوش ملیح آبادی کے کلام میں کسی حد تک اقبال کی فکر اور اسلوب شعری کے اثرات دیکھے جا سکتے ہیں:

بے ہوشیوں نے اور خبردار کر دیا
سوئی جو عقل ''روح'' کو بیدار کر دیا (۱۸)

اقبال کی طرح جوش بھی مناظر فطرت کے دلدادہ ہیں:

لرزش وہ ستاروں کی وہ زروں کا تبسم
چشموں کا وہ بہنا کہ فدا جن پہ ترنم
گردوں پہ سپیدی و سیاہی کا تصادم
طوفان وہ جلوؤں کا وہ نغموں کا طلاطم
اڑتے ہوئے گیسو وہ نسیم سحری کے
شانوں پہ پریشاں ہیں یا بال پری کے (۱۹)

جوش کے کلام کے بارے میں ڈاکٹر وقار احمد رضوی ''تاریخ جدید اُردو غزل'' میں لکھتے ہیں:

''جوش کے کلام مس ادبیت اور شعریت ہے۔ انہوں نے اقبال کی طرح سرمایہ داری، شہنشاہیت، سامنتی نظام (جاگیردارانہ نظام) کے خلاف آواز بلند کی۔ لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو جوش اور اقبال میں فرق ہے۔ اقبال فکر وفلسفہ کے شاعر ہیں جبکہ جوش میدان سیاست کے شہسوار ہیں۔ اقبال کی شاعری نے دنیائے شعر وادب پر عالم گیر اثرات ڈالے جبکہ جوش کی شہرت برصغیر پاک وہند سے آگے نہ بڑھ سکی۔'' (۲۰)

احسان دانش بھی کسی حد تک اقبال سے متاثر ہوئے۔ اقبال غریب اور مزدور طبقے کے بہت ہی حامی تھے۔ اسی طرح احسان دانش بھی مفلس مزدور کی فلاح چاہتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ انسان اپنے عمل سے تقدیر بدل سکتا ہے۔ ڈاکٹر وقار احمد رضوی ''تاریخ جدید اُردو غزل'' میں لکھتے ہیں:

''احسان کی غزلوں میں اقبال کی متانت، جوش کی ادبیت اور خود احسان کا اپنا لب ولہجہ ہے۔ وہ اقبال کی طرح غور وفکر سے کام لیتے ہیں۔ مثلاً ان کی نظموں میں (۱) نظم وضبط، (۲) شب سیاہ، (۳) خواب زندگی میں جو مفکرانہ پہلو ہے وہ اقبال کی یاد دلاتی ہے۔'' (۲۱)

ساغر نظامی کی شاعری میں وطن پرستی کا عنصر شدت سے نمایاں ہے۔ ساغر نظامی اقبال سے متاثر ہیں۔ ان کا پورا کلام اقبال کی ابتدائی دور کی شاعری سے ملتا جلتا ہے:

اے مرے روح وطن، شان وطن، جان وطن
تیری ہر اک موج سے راسخ ہے ایمان وطن
تو کہ اک حریت محسوس ہے اقوام کی
جس کو سجدے کر رہی ہے بیخودی میں زندگی (۲۲)

ہند کا مالک ہر ہندی ہو
صرف یہاں اک قوم بسی ہو
بار نہ پائے خواہ کوئی ہو
چاہے وہ خود اپنی ہی خودی ہو
دیکھ ذرا ارمان ہمارا
سارا ہندوستان ہمارا (۲۳)

فراق گورکھپوری بہترین غزل گو شاعر تھے۔ وہ انسانی عظمت کے قائل تھے اور کسی حد تک اقبال سے متاثر تھے۔ فراق کہتے ہیں:

الٹ جاتی ہیں تدبیریں پلٹ جاتی ہیں تقدیریں
اگر ڈھونڈ لے نئی دنیا تو انساں پا ہی جاتا ہے (۲۴)

ایک اور جگہ فراق کہتے ہیں:

ہمیں سے ملتیں ابھریں ہمیں سے انقلاب آئے
زمیں کی منزلیں ہیں گردشِ ہفت آسماں ہم ہیں (۲۵)

فیض احمد فیض نے اقبال کی طرح زندگی کی تلخ حقیقتوں پر نظر ڈالی۔ فیض نے اقبال کی اصطلاحات کا فائدہ اٹھایا۔ اقبال کہتے ہیں:

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم ترے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں (۲۶)

فیض کہتے ہیں:

یہ شام و سحر یہ شمس و قمر یہ اختر و کوکب اپنے ہیں
یہ لوح و قلم یہ طبل و علم یہ مال و حشم سب اپنے ہیں (۲۷)

فیض کے نزدیک زندگی جہدِ مسلسل کا نام ہے۔ ان کے نزدیک انسان اپنے فکر و عمل میں آزاد ہے۔ اسد ملتانی ایسے شعراء میں سے ہیں جنھوں نے اقبال کی طرز کو اپنایا۔ اس سلسلے میں ''معاصرین اقبال کی نظر میں''، میں محمد عبداللہ قریشی لکھتے ہیں:

''اسد بنیادی طور پر نظم کے شاعر تھے مگر انہوں نے غزلیں بھی کہیں جو زیادہ تر اقبال کے رنگ میں ہیں۔ وہ خود اعتراف کرتے ہیں:

شعر میں حضرت اقبال کا پیرو ہونا
ہے اگر جرم تو بے شک اسد اقبالی ہے (۲۸)

اقبال کی وفات پر اسد ملتانی نے اقبال کا مرثیہ لکھا، اس میں وہ کہتے ہیں:

الٰہی کیسی قیامت کی یہ سحر آئی
جو آج رحلت اقبال کی خبر آئی
وفات شاعر مشرق کی اطلاع ملی
کہ روح و قلب میں برق بلا اثر آئی
زمانہ ہو گیا آنکھوں میں ایسا تیرہ و تار
کہ زندگی میں جھلک موت کی نظر آئی (۲۹)

روش صدیقی کا کچھ کلام بھی اقبال کا رنگ لئے ہوئے ہے۔ ان کی غزلیں پختہ ہیں وہ زندگی کی تلخیوں اور مصائب سے گھبراتے نہیں بلکہ ان کا ڈٹ کر مقابلہ کرتے ہیں۔ اقبال کے رنگ میں کہے گئے ان کے چند اشعار درج ذیل ہیں:

دل افسردہ محبت کو نہیں ہے درکار
اس گلستاں کے لئے اک گل تر پیدا کر
منتظر ہیں ابھی تیرے لئے لاکھوں جلوے
تو ذرا وسعت و امان نظر پیدا کر (۳۰)
بہت بلند ہے دل کا مقام خود داری
مگر شکست کا امکاں نہیں تو کچھ بھی نہیں(۳۱)

احمد ندیم قاسمی پر اقبال کی شاعری کے گہرے اثرات مرتب ہوئے۔ قاسمی بھی اقبال کی طرح عظمت انساں کے قائل ہیں اور غریب سے محبت کرتے ہیں:

اگر روٹی طلب کرنا جہالت ہے، بغاوت ہے
توکل کا عقیدہ ہی اگر محنت کی اجرت ہے
تو میں ایسی سیاست پر فدا ہونے سے باز آیا
محبت میری فطرت آدمیت میرا سرمایہ (۳۲)

ساحر لدھیانوی بھی کافی حد تک اقبال سے متاثر نظر آتے ہیں۔ اقبال کی طرح ساحر بھی مزدوروں کے حمایتی اور عظمت انسان کے قائل ہیں۔ سیماب اکبر آبادی کے ہاں مزدوروں سے محبت کا جذبہ اقبال کی بدولت پیدا ہوا۔ ظفر علی خاں اقبال کی شاعری سے متاثر ہوئے۔ ان کے کلام میں حضورﷺ سے محبت اور تاریخ اسلام کو شاعری میں پیش کرنا اقبال کی بدولت ہوا۔ اسی طرح عرفانی، عبدالمجید سالک، عدم، الطاف مشہدی، سرور جہاں، علی سردار جعفری، اختر الایمان، شاعری میں کسی نہ کسی پہلو سے اقبال سے متاثر ہوئے۔

حوالہ جات:

۱۔ ڈاکٹر سلیم اختر (مرتبہ) اقبالیات کے نقوش، (لاہور: اقبال اکادمی پاکستان، ۱۹۷۷ء)، ص ۵۷۳

۲۔ ڈاکٹر انور سدید، اقبال کے کلاسیکی نقوش، (لاہور: اقبال اکادمی پاکستان، ۱۹۸۸ء)، ص ۲۷

۳۔ سید عابد علی عابد، شعر اقبال، (لاہور: بزم اقبال کلب روڈ، ۱۹۷۷ء)، ص ۲۷۳

۴۔ ڈاکٹر عبدالمغنی، اقبال اور عالمی ادب، (لاہور: اقبال اکادمی پاکستان، ۱۹۹۰ء)، ص ۵۶۷

۵۔ ڈاکٹر علامہ محمد اقبال، کلیات اقبال اُردو، (لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنز، ۱۹۸۲ء)، ص ۹۸

۶۔ ایضاً، ص ۱۰۴

۷۔ سید عابد علی عابد، شعر اقبال، ص ۳۵۴

۸۔ ڈاکٹر علامہ محمد اقبال، کلیات اقبال اُردو، ص ۲۳

۹۔ ڈاکٹر عبدالمغنی، اقبال کا نظام فن، (لاہور: اقبال اکادمی پاکستان، ۱۹۹۰ء)، ص ۱۷۹

۱۰۔ ڈاکٹر وحید قریشی، اساسیات اقبال، (لاہور: اقبال اکادمی پاکستان، ۱۹۹۶ء)، ص ۲۴۰

۱۱۔ اسلم انصاری، اقبال عہد آفریں، (ملتان: کاروان ادب، ۱۹۸۷ء)، ص ۱۸

۱۲۔ محمد عبداللہ قریشی، معاصرین اقبال کی نظر میں، (لاہور: مجلس ترقی ادب، ۱۹۷۷ء)، ص ۵۳۸، ۵۳۹

۱۳۔ ڈاکٹر وقار احمد رضوی، تاریخ جدید اُردو غزل، (لاہور: نیشنل بک فاؤنڈیشن، ۱۹۸۸ء)، ص ۶۳۹

۱۴۔ ڈاکٹر علامہ محمد اقبال، کلیات اقبال اُردو، ص ۲۷۸

۱۵۔ حفیظ جالندھری، انتخاب کلام حفیظ، (دہلی: نیا ادارہ کوہ نور پریس، ۱۹۴۷ء)، ص ۱۶۰

۱۶۔ ڈاکٹر علامہ محمد اقبال، کلیات اقبال اُردو، ص ۳۸۹

۱۷۔ اثر صہبائی، بام رفعت، (لاہور: اردو اکادمی پنجاب، ۱۹۵۶ء)، ص ۳۴۲

۱۸۔ جوش ملیح آبادی، دیوان جوش، (لکھنو: اردو اکادمی، س ن)، ص ۴۴

۱۹۔ ایضاً، ص ۲۹۲

۲۰۔ ڈاکٹر وقار احمد رضوی، تاریخ جدید اُردو غزل، ص ۶۳۲

۲۱۔ ایضاً، ص ۵۵۸

۲۲۔ ساغر نظامی، رنگ محل، (حیدر آباد دکن: ادارہ اشاعت اردو، ۱۹۴۳ء)، ص ۳۰

۲۳۔ ایضاً، ص ۳۳

۲۴۔ فراق گورکھپوری، دیوان فراق، (لاہور: خیام پبلشرز، ۱۹۸۷ء)، ص ۱۶۰

۲۵۔ ایضاً، ص ۱۹۱

۲۶۔ ڈاکٹر علامہ محمد اقبال، کلیات اقبال اُردو، ص ۲۰۸

۲۷۔ فیض احمد فیض، نسخہ ہائے وفا، (لاہور: مکتبہ کارواں، ۱۹۸۴ء) ص ۱۲۵

۲۸۔ محمد عبداللہ قریشی، معاصرین اقبال کی نظر میں، ص ۴۸۰

۲۹۔ اسد ملتانی، مرثیہ اقبال، (ملتان: ادارہ روزنامہ شمس، س ن) ص ۷

۳۰۔ روش صدیقی، محراب غزل، (دہلی: مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، ۱۹۵۶ء) ص ۵۱

۳۱۔ ایضاً ص ۸۱

۳۲۔ احمد ندیم قاسمی، شعلہ گل، (لاہور: التحریر کبیر سٹریٹ، ۱۹۸۶ء) ص ۱۱۷

مآخذ:

۱۔ اثر صہبائی، بام رفعت، لاہور: اردو اکادمی پنجاب، ۱۹۵۶ء۔

۲۔ احمد ندیم قاسمی، شعلہ گل، لاہور: التحریر کبیر سٹریٹ، ۱۹۸۶ء۔

۳۔ اسد ملتانی، مرثیہ اقبال، ملتان: ادارہ روزنامہ شمس، س ن۔

۴۔ اسلم انصاری، اقبال عہد آفریں، ملتان: کاروان ادب، ۱۹۸۷ء۔

۵۔ انور سدید، ڈاکٹر، اقبال کے کلاسیکی نقوش، لاہور: اقبال اکادمی پاکستان، ۱۹۸۸ء۔

۶۔ جوش ملیح آبادی، دیوان جوش، لکھنو: اردو اکادمی، س ن۔

۷۔ حفیظ جالندھری، انتخاب کلام حفیظ، دہلی: نیا ادارہ کوہ نور پریس، ۱۹۴۷ء۔

۸۔ روش صدیقی، محراب غزل، دہلی: مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، ۱۹۵۶ء۔

۹۔ ساغر نظامی، رنگ محل، حیدر آباد دکن: ادارہ اشاعت اردو، ۱۹۴۳ء۔

۱۰۔ سلیم اختر، ڈاکٹر (مرتبہ) اقبالیات کے نقوش، لاہور: اقبال اکادمی پاکستان، ۱۹۷۷ء۔

۱۱۔ سید عابد علی عابد، شعر اقبال، لاہور: بزم اقبال کلب روڈ، ۱۹۷۷ء۔

۱۲۔ عبدالمغنی، ڈاکٹر، اقبال اور عالمی ادب، لاہور: اقبال اکادمی پاکستان، ۱۹۹۰ء۔

۱۳۔ عبدالمغنی، ڈاکٹر، اقبال کا نظام فن، لاہور: اقبال اکادمی پاکستان، ۱۹۹۰ء۔

۱۴۔ علامہ محمد اقبال، ڈاکٹر، کلیات اقبال اُردو، لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنز، ۱۹۸۲ء۔

۱۵۔ فراق گورکھپوری، دیوان فراق، لاہور: خیام پبلشرز، ۱۹۸۷ء۔

۱۶۔ فیض احمد فیض، نسخہ ہائے وفا، لاہور: مکتبہ کارواں، ۱۹۸۴ء۔

۱۷۔ محمد عبداللہ قریشی، معاصرین اقبال کی نظر میں، لاہور: مجلس ترقی ادب، ۱۹۷۷ء۔

۱۸۔ وحید قریشی، ڈاکٹر، اساسیات اقبال، لاہور: اقبال اکادمی پاکستان، ۱۹۹۶ء۔

۱۹۔ وقار احمد رضوی، ڈاکٹر، تاریخ جدید اُردو غزل، لاہور: نیشنل بک فاؤنڈیشن، ۱۹۸۸ء۔